احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 11/اپریل 2013ء 29 جمادی الاول 1434 ہجری 11 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 82

محبتِ الٰہی سے سرشار

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کیا میں تمہیں اپنے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلفاء اور اپنے صحابہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو کر محض للہ قرآن کریم کو حفظ کرتے ہیں نیز میری، میرے صحابہ اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی احادیث کے حافظ ہیں۔

(کنزالعمال جلد10 صفحہ 151 کتاب العلم من قسم الاقوال، باب الاول فی الترغیب فیہ، الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریمؐ قرآن شریف کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھتے تھے یعنی میں راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں نیز ہر اہم کام کی طرح تلاوت سے پہلے بھی بسم اللہ کا پڑھنا موجب برکت سمجھتے تھے۔

حضرت وائلؓ بن حجر بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ کو سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے سُنا و لاالضالین پڑھنے کے بعد آپؐ نے لمبی آواز کے ساتھ کہا آمین یعنی قبول فرما۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابومیسرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سورۃ بقرہ کی دعائیہ آیات کے آخر پر جبرائیلؑ نے آمین کہنے کی تلقین کی۔

(الاتقان جز1 ص 107۔ للسیوطی بیروت)

حضرت عقبہؓ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ واقعہ کی یہ آیت اتری فسبح باسم ربك العظیم یعنی اپنے عظیم رب کی تسبیح بیان کرو تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے رکوع میں رکھ لو یعنی رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا کرو (اس آیت کی تلاوت پر بھی سبحان ربی العظیم پڑھنا تعامل سے ثابت ہے۔) اِسی طرح جب نبی کریمؐ پر آیت سبح اسم ربك الاعلیٰ اتری تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے سجدہ میں پڑھا کرو۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہؓ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب (سورۃ اعلیٰ کی تلاوت کرتے ہوئے) سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھتے تو جواب میں یہ دعا پڑھتے سبحان ربی الاعلیٰ یعنی پاک ہے میرا رب جو بلند شان والا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص سورۃ والتّین آخر تک پڑھے تو الیس اللہ باحکم الحاکمین کے پڑھنے کے بعد بلیٰ و انا علیٰ ذالك لشھید کہے یعنی کیوں نہیں (اللہ ہی سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے) اور مَیں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت موسیٰ بن عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر کی چھت پر نماز پڑھ رہا تھا جب اُس نے سورۃ قیامۃ کی آخری آیت پڑھی الیس ذالك بقادر تو اُس نے کہا سُبْحَانَكَ۔ اے اللہ تو پاک ہے اور پھر رو پڑا۔ استفسار پر اُس نے وضاحت کی کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ کو اِس طرح کہتے سنا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا فی الصلوٰۃ حدیث نمبر 884)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ سورۃ نصر کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر اِس میں فسبح بحمد ...... (یعنی اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو اور اس سے بخشش طلب کرو) کے ارشاد قرآنی کی تعمیل میں یہ دعا پڑھتے تھے:۔

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ۔ (بخاری کتاب التفسیر)

یعنی پاک ہے تو اے ہمارے ربّ! اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھے بخش دے۔

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

ایسے احمدی نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست مکمل کوائف والد/ سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں۔ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کردیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال اور انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں ۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

مزید معلومات کیلئے فون نمبر 047-6212968: پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

منظور شدہ سفارشات سب کمیٹی شوریٰ 2013ء

بابت خطبات و دیگر پروگرام خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

شوریٰ کی تجویز نمبر 1

تجویز از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام پروگرام ہر فرد جماعت کو سنانے کے لئے خصوصی مہم چلائی جائے کیونکہ خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی اور روحانی تربیت کی ضمانت ہے۔

اس تجویز کے بارہ میں مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات سب کمیٹی

1۔حضور انور کے براہ راست خطبہ جمعہ نیز دیگر ایسے تمام پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائی جائے جن میں حضور انور شامل ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں مسلسل کوشش اور یاددہانی کی ضرورت ہے۔تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے سے وابستہ کرنے کی خصوصی کوشش کریں۔بار بار یاد دہانی کے علاوہ اس امر کی نگرانی کی جائے کہ اگر کوئی live خطبہ نہ سن سکے تو بعد میں مختلف اوقات میں نشر ہونے والی ریکارڈنگ ضرور سن لے۔خطبہ کے بعد رپورٹ بھی لی جائے اور جو افراد خطبہ اور دیگر پروگرام نہ سن سکے ہوں انہیں توجہ دلائی جائے۔

2۔ایم ٹی اے کی اہمیت اور برکات میں سب سے اہم خلافت سے مضبوط تعلق ہے،یہ بات احباب جماعت کے سامنے خطبات، دروس اور تقاریر میں بار بار پیش کی جائے۔نیز ایم ٹی اے کے فوائد، خطبات امام کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے فولڈرز شائع ہوں۔

3۔والدین اپنے گھروں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کے زیادہ سے زیادہ پروگرام سننے کی طرف توجہ دیں۔والدین کے اپنے عمدہ عملی نمونہ سے ان کے بچے اور آئندہ نسلیں ہمیشہ کیلئے خلافت سے وابستہ ہو جائیں گی۔والدین کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات میں بیان ہونے والے امور کی بابت گفتگو کرتے رہا کریں۔اسی طرح جماعتیں اور تنظیمیں ایسے پروگرامز بنائیں جن میں حضور انور کے ارشادات کی دہرائی ہوتی رہے نیز آئندہ ان کو سننے اور عمل کرنے کی طرف دلچسپی پیدا ہو۔

4۔افراد جماعت کے گھروں میں جہاں تک ممکن ہو سکے ڈش لگوانے کی تحریک کرنی چاہیے اور جہاں افراد جماعت ڈش لگوانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہاں جماعتی نظام کے تحت ڈش سنٹر قائم کئے جائیں اور بااثر احباب کے ذریعے افراد جماعت کو ایم ٹی اے کی سہولت مہیا کی جائے اور کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جو ایم ٹی اے کی نعمت سے محروم ہو۔جماعتیں اس بارہ میں جائزہ لیں اور فہرستیں بنائیں نیز مستقل جائزہ بھی لیتے رہیں کہ ڈش یا کیبل ٹھیک کام کر رہی ہے۔ڈش کی سیٹنگ کے لئے ٹیکنکل Assistance بہت ضروری ہے۔ہر جماعت میں ایسے ٹرینڈ آدمی ہونے چاہئیں جو کسی بھی خرابی کو فوری طور پر ٹھیک کر سکیں۔اضلاع کی سطح پر Work Shops کا انعقاد کیا جائے جس میں احباب کو ڈش اور رسیور کی Settings اور دیگر جدید ذرائع کے استعمال کی ٹریننگ کا اہتمام ہو۔ایم ٹی اے کی فریکونسی اور Direction سے متعلق معلومات جماعتی اخبارات اور رسائل میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں۔نیز مرکزی طور پر ڈش کی ٹیوننگ اور سیٹنگ سے متعلق معلومات پر مبنی ایک کتابچہ بھی شائع کیا جائے۔

5۔حضور انور کے پروگرامز کی تفصیل اور ان کے اوقات کو روزنامہ الفضل کے خطبہ ایڈیشن میں شائع کیا جائے۔ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کے پروگرامز اور ان کے اوقات الفضل اور جماعتی رسائل میں مسلسل شائع ہوتے رہیں۔نیز دیگر اہم پروگرامز کی اطلاع بھی احباب جماعت کو کر دی جائے۔سرکلر، SMS اور ای میل کے ذریعہ اطلاعات دی جاسکتی ہیں۔

6۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ پوری دنیا میں ایک ہی وقت پر براہ راست نشر ہوتا ہے۔اس دوران احمدی احباب کو اپنے کاروبار اور دیگر مصروفیات چھوڑ کر خطبہ سننا چاہیے۔نیز اپنے ماحول میں اور زیر رابطہ افراد کو بھی خطبہ سننے کی طرف توجہ دلانی چاہیے۔

7۔حضور انور کے تمام پروگرامز کے بارہ میں ایک فولڈر نظارت اصلاح وراشاد مرکزیہ کی طرف سے شائع کیا جائے۔جس میں پروگرامز کی تفصیل اور اوقات درج ہوں۔خطبات اور حضور انور کے دیگر پروگرامز کے اوقات چارٹس کی صورت میں ہر گھر میں آویزاں کئے جائیں۔

8۔ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔اہم پروگرام شروع ہونے سے قبل فون یا SMS کے ذریعہ یاددہانی کروائی جاسکتی ہے۔مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ تینوں ذیلی تنظیمیں ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگراموں سے استفادہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

9۔حضور انور ایدہ اللہ کے تمام خطبات جماعتی ویب سائیٹ پر دستیاب ہیں۔آڈیو میں ان کو سنا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔وڈیو کی صورت میں یہ خطبات اور دیگر اہم پروگرامز youtube پر بھی دستیاب ہیں۔احباب اپنی سہولت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

10۔ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگراموں سے استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید کئی جدید ذرائع بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ان کے ذریعے دوران سفر یا کسی بھی جگہ ایم ٹی اے دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ان جدید ذرائع میں آئی فون iPhone ، سمارٹ فون smartphone، ٹیبلٹ tablet آئی پوڈ ipod اور آئی پیڈ ipad وغیرہ شامل ہیں۔ان کے استعمال کے بارہ میں مضامین شائع ہوں۔نیز سستے اور بہتر ذرائع کے بارہ میں احباب کی راہنمائی کی جائے اس سلسلہ میں معلوماتی سیمینارز منعقد کئے جائیں۔جدید ذرائع کے استعمال کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد کتابچہ شائع کرے۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سفارشات منظور ہیں۔اللہ تعالیٰ توفیق دے اور بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

❁......❁......❁

نئی زندگی کو تراشا۔نئی تہذیب کو جنم دیا

پروفیسر کے ایس رام کرشنا راؤ ایک ہندو سکالر ہیں۔میسور (بھارت) کی یورنیورسٹی میں شعبہ فلسفہ کے نگران رہے ہیں۔

جناب کے۔ایس۔رام کرشنا راؤ آنخضرت ﷺ کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

“In the desert of Arabia was Muhammed born, according to Muslim historians, on April 20, 571. The name means "highly praised." He is to me the greatest mind among all the sons of Arabia. He means so much more than all the poets and kings that preceded and succeded him in that impenetrable desert of red sand.

When he appeared Arabia was a desert- a nothing. Out of nothing of the desert a new world was fashioned by the mighty spirit of Muhammed -- a new life, a new culture, a new civilization, a new kingdom which extended from Morocco to Indies and influenced the thought and life of three continents -Asia, Africa and Europe. ”

("Muhammad ﷺ The Prophet of Islam" by Prof K. S. Ramkrishna Rao published by Madhur Sandesh Sangam Dehli. 2010. Pg. 3)

ترجمہ:

مسلمان مؤرخین کے مطابق محمد (ﷺ) عرب کے صحرا میں 20اپریل 571ء کو پیدا ہوئے۔آپؐ کے نام کا مطلب ”بہت زیادہ تعریف کیا گیا“ ہے۔میرے نزدیک آپؐ عرب کے بیٹوں میں سے سب سے زیادہ عظیم دماغی صلاحیتوں کے مالک تھے۔آپؐ کا مقام آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد آنے والے تمام شعراء اور بادشاہوں سے بہت بڑھ کر ہے جو اس لق و دق سرخ ریت کے صحراء میں پیدا ہوئے۔

جب آپؐ مبعوث ہوئے تو عرب محض ایک صحرا تھا،ایک بے حیثیت (جگہ)۔محمد (ﷺ) کی عظیم روح نے اس بے حیثیت (مقام) سے ایک نئی زندگی کو تراشا،ایک نئی تہذیب کو جنم دیا،ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی جو مراکش سے لے کر جزائر تک پھیلی ہوئی تھی اور اس کا اثر تین براعظموں پر پھیلا ہوا تھا یعنی ایشیا،افریقہ اور یورپ۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب لاس اینجلس امریکہ

جماعت احمدیہ سیرالیون کا 52 ویں جلسہ سالانہ اور جماعتی ترقیات سے متعلق ذاتی مشاہدات وتاثرات

(قسط دوم آخر)

روکمبی Rokimbi

یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں روکمبی ہے جو کہ سارے کا سارا 1985ء میں خاکسار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہوا۔ اس کی بھی بہت دلچسپ داستان ہے۔ ہوا یوں کہ مگبورکا میں مجھے ایک نوجوان DAVID E. PHOENA ملا جس کے چہرے پر سعادت کے آثار نمایاں تھے۔ خاکسار نے انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی مگر وہ نہ آئے۔ کچھ عرصہ بعد اس سے دوبارہ ملاقات ہوئی خاکسار نے پھر انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی مگر وہ پھر بھی نہ آئے۔ تیسری مرتبہ جو میں نے انہیں بازار میں دیکھا تو ان کا ہاتھ پکڑ کر خود ہی انہیں مشن ہاؤس لے آیا۔ پھر ان سے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ انہوں نے نام بتایا میں نے پوچھا کہ کیا کرتے ہو؟ کہنے لگے کہ آپ کے مشن ہاؤس کے پیچھے ساتھ ہی جو MARANATHA چرچ ہے میں اس کا پادری ہوں۔ میں نے کہا کب سے پادری ہو؟ اور کس طرح پادری بنے ہو؟ تو اس نے بتایا کہ دراصل وہ ہے تو مسلمان اور اس کے والدین بھی مسلمان ہیں اور اس کا سارا گاؤں مسلمان ہے مگر ہم غریب لوگ ہیں، میرے پاس پڑھائی کے لئے پیسے نہ تھے۔ عیسائیوں کے اس چرچ نے مجھے تعلیم دلوائی ہے اور اب اپنے چرچ ہی میں مجھے بطور پادری ملازمت بھی دے دی ہے۔ یہ ساری بات سن کر گویا میرے تن بدن میں آگ لگ گئی کہ عیسائیوں نے کس طرح یہاں اس ملک میں غریب لوگوں کو اپنا شکار بنایا ہے۔ میں نے سلسلہ کلام یہاں ہی بند کر دیا۔ اس سے پوچھا کہ کیا تم واقعی دل سے مسلمان ہو؟ کہنے لگا کہ ہاں۔ میں نے اسے کوئی دعوت الی اللہ نہیں کی۔ نہ کچھ اور مزید کہنے کی ضرورت سمجھی مجھے تو بس یہ دکھ تھا کہ اس مسلمان کے ساتھ کیا ہوا؟ میں نے David سے کہا کہ اچھا اگر تم اپنے آپ کو دل سے مسلمان سمجھتے ہو تو لو یہ میرا خط۔ میں نے اسی وقت ایک خط احمدیہ پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر کو لکھا کہ میں مسٹر ڈیوڈ کو آپ کے پاس بھجوا رہا ہوں۔ کل سے انہیں سکول میں بطور استاد رکھ لیں۔ میں چونکہ یہاں اپنے ریجن کے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کا ممبر آف بورڈ آف گورنر تھا اس وجہ سے ہیڈ ماسٹر کو خط لکھ کر انہیں دے دیا۔ اگلے دن وہ خط لے کر ہیڈ ماسٹر کے پاس چلے گئے اور انہیں بطور استاد ملازمت مل گئی اور چرچ سے انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔

اس بات پر دس پندرہ دن گزر گئے، ایک دن مسٹر ڈیوڈ میرے پاس آئے کہنے لگے کہ مجھے احمدیت کے بارے میں کچھ بتلائیں میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگے کہ سکول میں اساتذہ کرام اکثر احمدیت کی باتیں کرتے ہیں کہ احمدیت نے اس ملک میں یہ خدمت کی یا یہ خدمت کر رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ احمدیت کیا ہے؟ میں نے کہا پھر کسی وقت بتاؤں گا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ کہیں یہ نہ سمجھ لے کہ شاید میں نے اسے احمدیت میں داخل کرنے کے لئے ملازمت دلوائی ہے۔ مجھے تو اس بات کا قلق تھا کہ ایک مسلمان عیسائیت کی گود میں چلا گیا ہے۔ اس کے چلے جانے کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پوری بات لکھی کہ ایسے ہوا ہے؟ اور میں نے یہ کیا ہے۔ اس پر حضور کا خط ملا کہ یہ نوجوان احمدیت قبول کرے گا۔ چنانچہ یہ خط مجھے ایک دن بعد نماز ظہر ملا اور اسی دن بعد نماز عصر یہ نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے احمدی ہونا ہے۔ میرے دل میں نعرہ تکبیر بلند ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی بات پوری کر دی ہے۔ میں نے اسے حضور کے خط کے بارے میں بھی پھر بتا دیا۔ چنانچہ مسٹر ڈیوڈ نے احمدیت قبول کر لی اور بیعت فارم پر دستخط کر دیئے جو حضور کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔

اس طرح اب ڈیوڈ روزانہ یا ہفتہ میں 3،4 دن مشن ہاؤس آنے لگے اور نمازوں میں بھی باقاعدہ ہو گئے۔ چند ماہ بعد خاکسار نے مسٹر ڈیوڈ سے کہا کہ تمہارا گاؤں کہاں ہے؟ کہنے لگا مائل 91 کے قریب ہے۔ میں نے کہا کہ کیا خوب ہو اگر آپ کے گاؤں جا کر دعوت الی اللہ کریں۔ کہنے لگا ٹھیک ہے، میں نے اسے کہا کہ تم مجھ سے پہلے چلے جاؤ اور گاؤں والوں کو بتاؤ یا کم ازکم اپنی فیملی کو تو بتاؤ کہ احمدیت کیا ہے؟ ہم تین دن کے بعد آپ کے گاؤں میں فلاں وقت پر پہنچیں گے۔ کہنے لگا ٹھیک ہے۔ چنانچہ یہ اپنے گاؤں روکمبی چلے گئے۔

خاکسار بھی مگبورکا سے ٹرانسپورٹ لے کر ایک دن پہلے مائل 91 پہنچ گیا۔ صبح کو خاکسار ہسپتال کے باہر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ وقت ہو جانے پر روکمبی چلیں گے تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی میری طرف بڑھ رہے ہیں۔ میں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا، ان کے نام پوچھے اور پوچھا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں اور کیا کام ہے؟ کہنے لگے ہم روکمبی سے آرہے ہیں۔ ہمیں پتہ لگا ہے کہ آپ روکمبی آرہے ہیں اور احمدیت کی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا، وہ دونوں کہنے لگے کہ آپ آج نہ آئیں۔ لوگ ابھی آپ کا پیغام سننے کو تیار نہیں ہیں۔ میں نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا۔ وہ کہنے لگے کہ نہیں ہم آپ کو یہی بتانے آئے ہیں کہ آپ آج نہ آئیں ہم لوگ تیار نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں ہم نے آج ہی آنا ہے اور ساتھ ہی میں نے بڑی پرزور آواز میں کہہ دیا کہ ہم نے آج ہی آنا ہے خواہ آپ ہمیں پتھر مار مار کر موت کے گھاٹ بھی اتار دیں پھر بھی ہم رکیں گے نہیں بلکہ آئیں گے، کیونکہ میں نے اپنے خلیفہ کو اس کی اطلاع کر دی ہے اب ہم نہیں رک سکتے۔ خیر وہ یہ بات سن کر چلے گئے۔

اتنے میں ہمارے جانے کا وقت ہو چکا تھا۔ خاکسار کے ساتھ Mr. Ibraheem Sesay (مکرم ابراہیم سیسے صاحب) جو مائل 91 کے صدر تھے۔ اسی طرح ایک اور دوست مسٹر سانکو، ایک ٹاؤن چیف جو نئے احمدی ہوئے تھے اور مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب احمدیہ ہسپتال 91 کے انچارج، اپنی گاڑی میں سوار ہو کر عازم سفر روکمبی ہوئے۔

جب ہم روکمبی پہنچے تو ہماری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ روکمبی گاؤں کے سب لوگ کیا مرد، عورتیں اور کیا بچے سب بیت کے باہر سڑک کے کنارے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ ہمیں دیکھتے ہی انہوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا، تقاریر کے لئے سٹیج بنایا ہوا تھا اور اپنے سارے علاقے کو جماعت احمدیہ کے پوسٹرز، بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دعا سے پروگرام شروع کر دیا، پہلے تلاوت ہوئی پھر مکرم پا ابراہیم سیسے صاحب نے تعارف کرایا۔ پھر چیف صاحب نے جو نئے احمدی ہوئے تھے تقریر کی اس کے بعد مولوی عباس کمارا صاحب لوکل مشنری نے تقریر کی اور ہمارے آنے کا مقصد بیان کیا۔ مکرم امام صاحب الفانے ہمیں خوش آمدید کہا اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود کے آنے کا مقصد بیان کر کے انہیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی تحریک کی۔ تقاریر کا یہ پروگرام 3 گھنٹے سے زائد رہا، خاکسار کی تقریر کا ترجمہ ٹمنی زبان میں بھی ساتھ ساتھ پا ابراہیم سیسے کر رہے تھے۔ تقریر کے بعد خاکسار نے احباب سے پوچھا کہ اب سوال کریں، جب میں نے دوبارہ کہا کہ سوال کریں تو ایک شخص مسٹر عباس کروما کھڑے ہوئے کہنے لگے کہ ہمیں یہاں اس گاؤں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی سخت دقت ہے ہمیں سکول بنا کر دیں، میں نے کہا کہ آج ہم سکول بنانے کے لئے، یا سکول کا وعدہ بھی کرنے نہیں آئے۔ آج صرف اور صرف یہ بات ہے کہ زمانے کا امام مسیح موعود اور امام مہدی آچکے ہیں۔ آپ اس کی بیعت میں داخل ہوں آج کی میٹنگ کا یہی مقصد ہے۔

مکرم عباس کروما صاحب بیٹھ گئے تو خاکسار نے پھر کہا کہ کوئی سوال کریں، اس پر گاؤں کے امام کھڑے ہوئے کہنے لگے کہ آپ نے بڑی اچھی تعلیم دی ہے ہمیں قرآن، حدیث سے سکھایا ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ پھر کسی اور وقت آئیں۔ جب امام نے یہ کہا تو وہی عباس کروما صاحب دوبارہ کھڑے ہوئے اور اپنے امام سے یہ سوال کرنے لگے کہ امام صاحب یہ بتائیں کہ احمدیوں نے جو قرآن سے ہمیں سنایا ہے وہ درست ہے؟ امام صاحب کہنے لگے کہ درست ہے۔

عباس کروما صاحب نے دوسرا سوال کیا جو حدیث سے سنایا ہے کیا وہ بھی درست ہے؟ امام صاحب کہنے لگے کہ ہاں وہ بھی درست ہے۔ عباس کروما صاحب نے تیسرا سوال یہ کیا کہ اس کے علاوہ جو کچھ انہوں نے کہا یا بتایا ہے کیا وہ بھی درست ہے؟ امام کہنے لگے ہاں وہ بھی ٹھیک ہے اور درست ہے۔

عباس کروما صاحب نے امام صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ جب سب کچھ قرآن حدیث والی باتیں ان کی درست ہیں تو پھر آپ انہیں یہ کیوں کہہ رہے ہو کہ ہم دوبارہ آئیں؟ کیوں آج ہی جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوتے اگر سب کچھ درست ہے تو کیوں کہتے ہو کہ یہ لوگ پھر آئیں؟ عباس کروما صاحب کی باتوں میں نہ جانے کیا جادو بھرا تھا، امام صاحب خاموش ہو گئے اور پھر یوں گویا ہوئے کہ مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں مشورہ کر لوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ وہ گاؤں کے ایلڈرز یعنی بزرگوں جن میں ٹاؤن چیف اور دیگر شخصیات شامل تھیں اپنے گھر کے برآمدے میں چلے گئے اور قریباً نصف گھنٹہ کے مشورہ کے بعد واپس آئے اور پھر امام صاحب نے

مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں اپنے تمام گاؤں والوں کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ ہم آج سے احمدی ہوتے ہیں۔

ادھر ہماری سب کی کیفیت یہ تھی کہ ہم بار بار خدا کا شکر ادا کر رہے تھے ہاں ایک اور بات میں بتاتا چلوں کہ جب میں مگبورکا سے ادھر آنے کی تیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ خیال تھا کہ شائد مسٹر ڈیوڈ کے ماں باپ احمدی ہو جائیں گے اس لئے دو بیعت فارم اپنے بریف کیس میں رکھے۔ کیوں کہ یہ علاقہ ایسا سخت ہے کہ دل کے اور دماغ کے کسی گوشہ میں یہ وہم نہیں آسکتا تھا کہ ایک دو سے زائد لوگ بھی احمدی ہو جائیں گے۔ اب بیعت فارم تو تھے نہیں کیا کیا جائے؟ خاکسار کے بریف کیس میں سفید کاغذ تھے خاکسار نے مولوی عباس کمارا سے درخواست کی کہ وہ ابھی ابھی گاؤں کے سب گھروں میں جائے اور ہر ایک کا نام لکھ لے، چنانچہ وہ رات گئے تک یہ کام کرتے رہے۔ اور کاغذ پر ہر گھر کے تمام افراد کے نام درج کرتے رہے۔ کل غالباً 283 لوگ بنے، خاکسار نے وہی کاغذ حضور کی خدمت میں ان کی بیعت قبول کئے جانے کے لئے بھجوا دیئے۔

حضور نے سب کی بیعت قبول فرمائی اور خاکسار کو خوشنودی کا خط تحریر فرمایا جس میں ایک بات یہ درج تھی کہ ”یہ تو بارش کا پہلا قطرہ ہے اس کے بعد موسلا دھار بارش ہوگی“۔ الحمدللہ کہ وہ موسلا دھار بارش خاکسار نے اپنے اس وزٹ میں مشاہدہ کی اور وہ اس طرح کہ روکمبی گاؤں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گیا اور یہ بڑی مخلص جماعت ہے اب۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ والے گاؤں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے یا تو احمدی ہو گئے یا ان میں کثرت سے احمدی ہو گئے ہیں۔ اس وزٹ میں جہاں روکمبی کے لوگ جمع ہوئے وہاں ساتھ والے گاؤں سے بھی لوگ تشریف لائے ہوئے تھے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

خدا تعالیٰ کی شان کتنی عجیب اور بلند ہے کہ اس نے اپنے خلیفہ کے کہے ہوئے الفاظ کو بعینہٖ پورا کر دیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

روکمبی گاؤں کے لوگوں کے احمدی ہونے کے بارے میں ایک اور بات بہت دلچسپ ہے وہ یہ کہ جب انہوں نے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا تو خاکسار اور ڈاکٹر ساجد احمد صاحب مائل 91 واپس آگئے۔ اب رات ہو چکی تھی خاکسار نے پلان بنایا کہ کہیں ہمیں بہت بڑا سائن بورڈ مل جائے تو اس پر ہم احمدیہ بیت روکمبی لکھ کر بیت کے سامنے یہ بورڈ لگا دیں کیونکہ یہ گاؤں فری ٹاؤن سے بو جانے والی شاہراہ کے عین اوپر واقع تھا اور ہر شخص کی نگاہ بیت پر پڑتی ہے، چنانچہ بہت تگ و دو کے بعد ہم نے ایک کمپنی کا پتہ کیا ان کے پاس لوہے کا ایک بڑا سائن بورڈ پڑا دیکھا اسے ہم نے خرید لیا۔ اب رات کے دس گیارہ بج چکے تھے، اسی وقت ہم نے ایک سائن بورڈ لکھنے والے کا بھی پتہ کیا اور اسے منہ مانگی قیمت دے کر راضی کر لیا کہ وہ راتوں رات اس بڑے سائن بورڈ پر پینٹ کر کے اس پر مطلوبہ عبارت لکھ دے۔ چنانچہ صبح ہم اس کے پاس پہنچے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سائن بورڈ تیار تھا۔ ہم نے اسے ڈاکٹر صاحب کی کار کی چھت پر رکھا، ڈاکٹر صاحب ایک ہاتھ سے گاڑی چلا رہے تھے اور ایک ہاتھ کھڑکی سے باہر نکال کر سائن بورڈ کو پکڑے ہوئے تھے۔ دوسری طرف سے خاکسار نے کھڑکی سے باہر ہاتھ نکال کر سائن بورڈ کو تھاما ہوا تھا۔ اس طرح 8-10 میل کا سفر طے کر کے ہم روکمبی پہنچ گئے۔ اس وقت وہاں لوگ درختوں کو کاٹ رہے تھے ہم نے درختوں کے دو بڑے بڑے پول لئے اور دوستوں کی مدد سے سائن بورڈ کو ان دو پولوں پر فکس کر دیا۔ اور سب نے مل کر سائن بورڈ کو بیت الذکر کے عین سامنے لگا دیا جس پر ہر آنے جانے والے کی نظر پڑتی تھی۔

جب روکمبی کے آس پاس کے لوگوں کو یہ علم ہوا کہ یہ سارا گاؤں احمدی ہو چکا ہے تو دشمنوں نے اپنی تدبیر کرنی شروع کر دی۔ وہ لوگ امام صاحب کے پاس آتے اور کہتے کہ تم کیوں کافر ہو گئے ہو؟ احمدی تو کافر ہیں، امام صاحب نے انہیں جواب دیا کہ نہیں میں وہی نماز پڑھتا ہوں، وہی قرآن پڑھتا ہوں، ہاں ایک زائد بات یہ ہے کہ ہم نے امام مہدی کو مان لیا ہے جس کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دے رکھی تھی۔

مخالفوں نے کہا کہ نہیں تمہیں خبر نہیں ہے۔ یہ لوگ اوپر سے کچھ ہیں اور اندر سے کچھ۔ امام صاحب نے انہیں جواب دیا جو کچھ بھی ہے تم کہہ رہے ہو وہ ٹھیک نہیں ہے۔ مخالفوں نے پھر کہا کہ تمہیں پتہ نہیں انہوں نے نیا نبی بنا لیا ہے جس کی وجہ سے تم کافر ہو گئے ہو!

امام صاحب نے جو جواب انہیں دیا وہ بڑا ہی مسحور کن ہے، کہنے لگے کہ دیکھو یہ سڑک سامنے سے گزر رہی ہے کچھ عرصہ قبل یہ بنی تھی حکومت نے ایک کمپنی کو اس کا ٹھیکہ دیا تھا جب یہ سڑک تیار ہوئی تو نئی تھی اور ٹریفک بڑی آسانی کے ساتھ اس پر چل رہی تھی اب ایک لمبے عرصہ کے بعد اس پر ٹریفک کی وجہ سے گڑھے پڑ گئے ہیں کیونکہ بعض ایسی گاڑیاں اس پر چلیں جن کا وزن یہ سڑک برداشت نہ کر سکتی تھی اور غلط ٹریفک کی وجہ سے اس میں اب گڑھے پڑ گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹریفک کو اور گاڑیوں کو دقت کا سامنا ہے۔ لیکن اب حکومت نے ان گڑھوں کو پر کرنے کے لئے ٹھیکہ دے دیا ہے تا کہ یہ گڑھے پر ہو جائیں اور ٹریفک پھر اسی سڑک پر آرام کے ساتھ چل سکے کیا یہ غلط ہے؟ مخالفین نے کہا کہ نہیں۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ بس یہی احمدیت ہے اور یہی احمدیت کا کام ہے، دین کے صحیح راستہ میں نئی نئی بدعتوں نے گڑھے ڈال دئے ہیں احمدیت نے آکر وہ گڑھے پر کر دئے ہیں تا کہ دین کی شاہراہ پر آرام سے عمل کر سکیں اور آسانی سے دین پر چل سکیں۔ جب خاکسار نے اس کی اطلاع حضور کو دی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امام صاحب کو روحانی فراست عطا فرمائی ہے۔

پس اب خدا تعالیٰ کے فضل سے خلیفہ وقت کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کہ یہ تو بارش کا پہلا قطرہ ہے اس کے بعد موسلا دھار بارش آئے گی یہ نظارہ میں نے اب دیکھ لیا کہ گاؤں کے گاؤں اس علاقہ میں احمدی ہوئے اور ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سیرالیون کی جماعت مخلص اور فدائی جماعت ہے کا نظارہ بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا کہ کس طرح سیرالیون کے احمدی احباب اخلاص میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

ڈیوڈ فونا جو اس گاؤں کے تھے اور انہوں نے پہلے پہلے احمدیت قبول کر لی پھر اپنے گاؤں میں احمدیت کا موجب بنے اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے ہیں، جماعت کے ساتھ ان کا والہانہ تعلق ہے اور اس وقت مسنگی میں جماعت احمدیہ کے سیکنڈری سکول میں بطور پرنسپل خدمات بجا لا رہے ہیں۔

مشاکا

فری ٹاؤن اور بو کے راستہ میں ایک شہر مشاکا بھی ہے سڑک پر ہی سے دو منزلہ بیت کی عمارت بہت خوبصورت نظر آتی ہے اور اس کے ساتھ ہی مقبرہ موصیان بھی بن چکا ہے۔ یہاں پر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک فعال جماعت ہے۔

لونسر

ایک اور جگہ لونسر بھی گئے وہاں پر ایک بیت کا افتتاح تھا، افتتاح کے بعد ساری جماعت بیت کے اندر اکٹھی ہوگئی اور غیر از جماعت بھی تشریف لائے۔ محترم امیر صاحب نے مختصراً تقریر کی اور پھر خاکسار کا تعارف کرایا، خاکسار نے بیت کی آبادی کے بارے میں احادیث نبویہ سے تلقین کی۔ اس کے بعد ایک دوست مسٹر عثمان سیسے نے کھڑے ہو کر اپنے ریمارکس یوں دیئے کہ مجھے امسال جلسہ سالانہ بو میں جانے کا موقع ملا۔ میں اپنے اندر خاص جلسہ کی روحانی برکات اور تاثیرات دیکھتا ہوں، مثلاً یہ کہ میں نمازیں نہ پڑھتا تھا اب پانچوں وقت نمازوں میں باقاعدہ ہو گیا ہوں۔ دوسرے مجھے مالی تنگی تھی، جلسہ کے فوراً بعد خدا تعالیٰ نے میری مالی تنگی بھی آہستہ آہستہ دور کرنی شروع کر دی ہے اور یہ کہ میں کھڑا نہ ہو سکتا تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی گھنٹے کھڑا ہو سکتا ہوں۔

روکوپور

اس کے بعد خاکسار امیر صاحب اور وفد کے ہمراہ روکوپور ریجن ایک بیت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے گئے۔ یہ بیت بھی برلب ہائی وے واقع ہے اور نو مبائع جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے والہانہ استقبال ہوا۔ بہت سے غیر از جماعت امام بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ خاکسار نے بھی تقریر کی۔

فری ٹاؤن میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک فعال جماعت قائم تھی لیکن جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں مشن ہاؤس میں بیت نہ تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں بیت بن چکی ہے۔

بیت السبوح

ایک اور بڑی بیت شہر میں جماعت احمدیہ کے سیکنڈری سکول کے ساتھ زیر تعمیر ہے جسے حضور انور نے بیت السبوح کا نام دیا ہے۔ یہ ماشاء اللہ بہت بڑی اور عظیم الشان بلڈنگ ہے اس پر منارۃ المسیح کے طرز پر، بہت بڑا منارہ بھی بنایا گیا ہے، جو ہائی وے سے اور دوسری سڑکوں پر دور دور سے نظر آتا ہے۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا اپنا ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکا ہے۔ اس ریڈیو کے ذریعہ روزانہ آٹھ گھنٹے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح ہر جمعہ کو حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ انگلش میں ریڈیو پر لائیو نشر کیا جاتا ہے۔ جبکہ خطبہ کا ترجمہ مقامی 3 زبانوں (کریول، ٹمنی، مینڈے) میں ہفتہ میں 8 بار نشر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سیرالیون کے ہمسایہ ملک گنی کناکری جہاں جماعت رجسٹر ہوگئی ہے وہاں بھی ہماری نشریات سنی جا رہی ہیں۔ اس طرح جماعت کا پیغام ہزاروں لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 4 ملین سے زائد لوگ ریڈیو سنتے ہیں۔ ہمارے لائیو پروگرامز میں بکثرت لوگ کال کر کے احمدیہ ریڈیو میں دلچسپی کے حوالے سے اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔

بہر حال اس وزٹ میں خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جماعت احمدیہ سیرالیون کو خلافت کی راہنمائی میں ترقیات عطا فرمائی ہیں ان میں سے چند ایک کا مشاہدہ کیا اور صرف چند ایک کا ہی ذکر کر سکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام ملکوں میں جلد ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

مکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب

میرے بھائی مکرم حمیدالدین احمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

بھائی جان مرحوم 16 جون 1956ء کو نظام وصیت میں شامل ہوئے تھے۔ وہ اپنے تمام لازمی اور طوعی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ جماعت کے اخبار و رسائل کے باقاعدہ خریدار تھے۔ نظام سلسلہ سے ہمیشہ مضبوط تعلق قائم رہا۔ جہاں بھی رہے جماعت اور ذیلی تنظیم کے فعال کارکن رہے اور ہمیشہ مثالی کارکردگی کا نمونہ پیش کیا۔ قیام ربوہ کے دوران اپنے حلقہ میں سیکرٹری امورعامہ، مجلس مقامی ربوہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی مجلس عاملہ کے ممبر رہے اور فعال کردار ادا کرتے رہے۔ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی میں جنرل سیکرٹری اور خدام کی مجلس عاملہ میں ناظم مال رہے اور اپنی مجلس کا بجٹ وقت سے پہلے سو فیصد پورا کر دیا کرتے۔

مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی میں منتظم عمومی کے طور پر بہت فعال کردار ادا کرتے رہے۔ ماہانہ رپورٹ ہمیشہ بروقت تیار کرتے۔ ان کے زعیم اعلیٰ طاہر محمود صاحب اور دیگر ساتھی ان کی بہت عزت کرتے تھے اور وہ کمال انکسار کے ساتھ ان سے تعاون کرتے رہے۔

مجھے دو تین مرتبہ ان کی مجلس کی مختلف تقاریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ سب لوگ ان کے کام کی تعریف کرتے تھے۔ انصاراللہ کا سہ ماہی پرچہ باقاعدگی سے آخر وقت تک حل کرتے رہے اس میں انہوں نے متعدد بار نمایاں پوزیشن حاصل کر کے انعامات بھی حاصل کئے۔ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے علمی مقابلوں میں اکثر وہ حصہ لیتے رہے۔ تلاوت نظم کے مقابلوں کے بے شمار انعامات ان کے پاس موجود تھے۔

بھائی حمید صاحب کی 4 ستمبر 1932ء کو فیروز پور میں پیدائش ہوئی تھی۔ چند سال بعد میرے والد کیپٹن شیخ نواب دین صاحب نے جو اس وقت قلعہ آرسنل فیروز پور میں ملازم تھے، نے قادیان میں ایک مکان کرایہ پر حاصل کر کے میری والدہ اور دو بیٹوں کو وہاں چھوڑ دیا تاکہ قادیان کے دینی اور روحانی ماحول میں بچوں کی بہتر رنگ میں پرورش ہو سکے۔ گاؤں کی ایک دور کی رشتہ دار بوڑھی عورت کو والدہ صاحبہ کے پاس رکھا کیونکہ اس عورت کا کوئی سہارا نہ تھا۔ قریبی رشتہ دار سب فوت ہو چکے تھے۔ ابتدائی تعلیم تینوں بھائیوں نے قادیان سے ہی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں قادیان کے روحانی ماحول کے رنگ میں خوب خوب رچ بس گئے۔

1942ء میں والد صاحب قادیان میں دو مکان اور ایک پلاٹ خرید چکے تھے۔ آپ جہاں بھی ٹرانسفر ہو کر جاتے تو آپ کو فرنشڈ رہائشیں ملنے لگیں اس طرح والدہ اور چھوٹے کمسن بچے آپ کے ساتھ رہنے لگے لیکن بڑے تینوں بیٹے قادیان میں زیر تعلیم رہے۔ بورڈنگ ہاؤس قادیان جس کے نگران حضرت میر محمد اسحاق صاحب تھے بڑے بھائی حمیدالدین احمد صاحب بعمر دس سال اور بھائی عبدالرشید غالب صاحب بعمر سات سال سب سے کم عمر طالب علم تھے۔

تقسیم ملک کے وقت تینوں بھائی والد صاحب کے پاس قادیان سے الہ آباد چھوکی چھاؤنی آ گئے۔ جہاں ہماری ساری فیملی سپیشل فوجی ٹرین کے ذریعہ بمبئی پہنچے۔ بمبئی سے دسمبر 1947ء کے اواخر میں بذریعہ سٹیمر بحری سفر کر کے کراچی پاکستان پہنچے۔ میری عمر اس وقت صرف پانچ سال تھی لیکن مجھے الہ آباد چھوکی اور ریلوے کا آخری سفر اور بذریعہ سٹیمر بمبئی سے کراچی کا بحری سفر خوب یاد ہے۔ کراچی میں بھائی حمید صاحب کچھ عرصہ ہمارے ساتھ رہے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قافلہ کے ساتھ ایک ہی بوگی میں سفر کرنا بھی یاد ہے۔ اس سفر میں ہماری پوری فیملی کراچی سے لاہور تک کے سفر میں حضور کے ہمسفر تھے۔

لاہور میں پہلے جلسہ سالانہ میں ہم سب کو بھی شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد والد صاحب کا تبادلہ لاہور سے راولپنڈی ہو گیا۔ بھائی حمید صاحب اور بھائی غالب صاحب دونوں بھائی اپنے ایک تایازاد بھائی سعید احمد صاحب کے ہمراہ لاہور سے چنیوٹ جا کر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں داخل ہو گئے۔

سرزمین ربوہ کے آغاز کے وقت جب محترم شاعر عبدالسلام اختر صاحب اور مولوی محمد صدیق صاحب نے افتتاح ربوہ کی تقریب کے لئے ٹرک کے ذریعہ ضروری سامان لا کر پڑاؤ ڈالا تو ان پاؤنیرز کے لئے کھانا پانی وغیرہ چنیوٹ سے پیدل لے کر آنے کا فرض ادا کرنے والوں میں بھائی حمید صاحب اور بھائی غالب صاحب بھی شامل ہوتے تھے۔

اس کے ساتھ ہی دونوں بھائی تقریب افتتاح ربوہ میں بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب کے شرکاء میں دونوں بھائیوں کا نام بھی لکھا ہوا موجود ہے۔

بھائی حمید صاحب نے میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ سے سترہ سال کی عمر میں پاس کیا۔ پنجابی فاضل کا امتحان 1960ء میں پاس کیا۔ اپریل مئی 1967ء میں آپ نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ 1968ء میں کراچی یونیورسٹی سے سمیسٹر کورس (جنوری تا مئی 68ء) مارکیٹنگ مینجمنٹ کورس (انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی آف کراچی سے) پاس کیا۔ 1972ء میں ایلیمنٹری بک کیپنگ اکاؤنٹس کا امتحان لندن چیمبر آف کامرس سے پاس کیا۔

ہمارے والد صاحب کے قیام کالا ضلع جہلم کے دوران بھائی حمید صاحب نے کالا آرڈیننس ڈپو میں LDC کی حیثیت سے ملازمت کر لی۔ یہ اگست 1951ء کی بات ہے۔ دو سال بعد جب والد صاحب کا تبادلہ سہالہ راولپنڈی ہو گیا تو بھائی جان نے بھی اپنا تبادلہ چک لالہ راولپنڈی کروا لیا۔ اگست 1954ء میں بھائی جان نے ملازمت سے فراغت حاصل کر لی اور والدہ صاحبہ و دیگر بھائی بہنوں کے پاس ربوہ میں آ گئے اور کچھ عرصہ بعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نظارت مال اور بعد ازاں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب میں گرانقدر خدمات کے مواقع پائے۔

حضرت مصلح موعود کے موسم گرما کے قیام نخلہ اور مری کے دوران ربوہ سے نخلہ و مری حضور کی ڈاک لے جانے اور لانے کی نہایت اہم اور نازک ذمہ داری نہایت توجہ اور فرض شناسی سے سرانجام دینے کی توفیق پاتے رہے۔

1962-63ء میں انہوں نے فیروزسنز لمیٹڈ بندر روڈ کراچی میں اسسٹنٹ مینیجر کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا جو عرصہ ڈیڑھ سال جاری رہی۔

مئی 1964ء سے جنوری 1970ء تک مغل ٹوبیکو کمپنی کے مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ میں بطور اسسٹنٹ چھ سال تک کام کیا۔ آپ پنجاب و سندھ سیکشن کے انچارج تھے۔

چونکہ آپ ایک فعال داعی الی اللہ تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ اپنے کمپنی کے دو دوستوں کو اپنے خرچ پر لے گئے۔ واپسی پر انتظامیہ کو پتہ لگ گیا تو بھائی حمید صاحب اور ان کے دونوں ساتھیوں کو کمپنی کی ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ 1970ء سے 1975ء تک مرحوم بھائی جان نے ماڈرن موٹرز کے مختلف شعبوں میں کام کیا۔

1975ء تا 1977ء آپ نے احمد کنسٹرکشن کمپنی میں بطور مینیجر کام کیا۔ یہ چوہدری مقبول احمد صاحب مرحوم کی کمپنی تھی۔ 1977-79ء میں آپ نے بطور مینیجر ایڈمنسٹریشن و اکاؤنٹس ایک اور کنسٹرکشن کمپنی شیلٹرز لمیٹڈ میں کام کیا۔ اس کمپنی کے مالک نواب کیفی تھے۔

1980-83ء میں بھائی حمید صاحب نے صدف انٹرپرائزز گروپ آف کمپنیز میں بطور مینیجر اکاؤنٹس اینڈ ایکسپورٹس کام کیا۔ ان کمپنیوں کے مالک چوہدری کلیم اللہ صاحب تھے۔

1985-86ء میں بھائی جان نے بطور مینیجر کام کیا۔ بعد میں آپ اسی کمپنی میں انٹرنل آڈیٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس انڈسٹری کے مالک چوہدری مبشر احمد صاحب تھے۔ اس سے قبل آٹھ ماہ تک آپ نے میٹرو ٹیکسٹائل انڈسٹری کورنگی میں مینیجر ایڈمنسٹریشن اینڈ اکاؤنٹس کی حیثیت سے کام کیا۔

اس کے بعد مختلف کمپنیوں کے لئے بطور آڈیٹر کام کیا۔ 1994ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے شعبہ رشتہ ناطہ کے ضلعی دفتر کا چارج اس عاجز سے لینے کے بعد ساڑھے چار سال تک نہایت اخلاص، محنت اور فرض شناسی کے ساتھ دفتری امور سرانجام دیتے رہے۔ بالآخر ہرنیا اور پائلز کے آپریشنز کے بعد فراغت حاصل کر لی اور اپنے حلقہ اور اپنی مجلس انصاراللہ ماڈل ٹاؤن کراچی کے لئے وقف ہو گئے۔ آپ کی عمومی صحت بوجہ شوگر اور ضُعف بصارت (کالاموتیا) کمزور ہوتی جا رہی تھی لیکن روزمرہ امور کی سرانجام دہی میں کوئی فرق نہیں آنے دیا۔

دونوں میاں بیوی میں انتہا درجہ کا پیار تھا۔ اپنے بھائی بہنوں اور ان کے بچوں کے ساتھ پیار اور شفقت کا ایک مثالی تعلق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دونوں کے بھائی بہن اور ان کے بچے ان دونوں میاں بیوی کا بے حد احترام کرتے اور ان سے بہت زیادہ پیار و محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم بھائی جان کی کوئی اولاد نہ تھی لیکن ان کا گھر ہمیشہ عزیز بچوں کی گہما گہمی سے محبتوں کا گہوارہ بنا رہتا تھا۔ بھابھی صاحبہ کے ہاں ان کی بصارت سے محروم ایک ہمشیرہ بھی رہتی ہیں۔ بھائی جان انّو باجی کا بھی اپنی سگی بہن کی طرح خیال رکھتے تھے اور ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔

گھر کا ماحول ہمیشہ بڑا پاکیزہ رکھا۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنا جاتا۔ میں جب بھی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ان کے ہاں جاتا تو بہت خوش ہوتے۔ نمازیں باجماعت ادا ہوتیں۔ رات کے وقت ائرپورٹ کی سیر کو جاتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک پر لبیک کہا۔ روزانہ حتی الوسع دونوں میاں بیوی نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے نماز فجر کے بعد قرآن کریم کے ایک رکوع کی تلاوت بھابھی صاحبہ کے پاس بیٹھ کر کرتے۔ بعد میں اس کا اردو ترجمہ سناتے۔ جوانی کے آغاز سے لے کر تادم آخر صبح کی تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی نظمیں بلند آواز سے ترنم سے پڑھنے کا ہمیشہ شوق رہا۔ دراصل یہ عادت ہمارے والد صاحب مرحوم

کیپٹن شیخ نواب دین صاحب کی تھی جسے ان کی زندگی میں بھی اور بعد میں بھی سب بھائیوں نے اپنائے رکھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی خوش الحان تھے۔ بھائی جان اور بھابھی صاحبہ کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی فیملی ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا اور بہت سی باتیں عرض کرنے کا موقع مل گیا۔واپسی پر آپ بہت خوش تھے۔ بڑی خوشی سے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی بتا رہے تھے کہ حضور انور نے تمہارا نام لے کر حال پوچھا تھا کاش تم بھی ہمارے ساتھ گئے ہوتے۔

قادیان سے انتہا درجہ کی محبت تھی۔زیارت قادیان کے موقعہ پر سپیشل رکشہ لے کر بھابھی صاحبہ کو تمام اہم مقامات دکھائے اور وہ جگہیں بھی دکھائیں جن سے بچپن کے زمانہ میں قادیان میں رہائش کے وقت تعلق اور واسطہ رہا۔

بھائی حمید صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کثرت سے دعائیہ خطوط تو لکھا ہی کرتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے کئی بزرگ ہستیوں سے بھی آپ کا مبشر اولاد ہونے کے حوالے سے بہت ہی محبت کا تعلق تھا اور وہ بزرگ اور خواتین مبارکہ بھی آپ کو بڑی شفقت سے پیش آتے اور آپ کے خطوط کے دعاؤں بھرے جوابات دیتے اور بڑے قیمتی مشورے دیتے۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے کئی مشفقانہ خطوط بھائی جان مرحوم کے فائلوں میں سے ملے ہیں جنہیں انہوں نے بہت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ بڑے بھائی مرحوم نے بہت سے اپنے حالات زندگی میرے پوچھنے پر مجھے مختلف اوقات میں سنائے تھے۔جنہیں میں نے اپنے پاس محفوظ کر لیا تھا اس مضمون میں بہت سا حصہ انہیں کا بیان فرمودہ ہے۔

اپنی سکول کی زندگی کے بارے میں انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ پہلی کلاس سے دسویں تک کلاس مانیٹر رہے۔

قادیان سکول میں صبح اسمبلی دعا کے وقت یہ نظم دہرایا کرتا تھا:

مری رات دن بس یہی اِک صدا ہے
کہ اس عالم کون کا اِک خدا ہے

یہ نظم صرف میں نے اکیلے نے سب سے پہلے یاد کر لی تھی۔آپ نے یہ بھی بتایا کہ قادیان میں بہت سے لوگ میری تلاوت سن کر مجھے انعام دیا کرتے تھے۔

ربوہ میں قیام کے دوران آپ کو حلقہ میں سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے حلقہ ڈرگ روڈ میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ میں ناظم مال کی حیثیت سے گرانقدر خدمت کا موقع ملا۔آپ عبدالشکور اسلم صاحب کی قیادت میں ڈرگ روڈ کے لئے علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔آپ کے ساتھ چھوٹے بھائی شمس الدین التمش بھی اسی مجلس عاملہ میں شامل تھے۔

بھائی جان نے یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ بیت المبارک ڈرگ روڈ کی پہلی تعمیر کے کام میں، میں اور مجھ سے چھوٹے بھائی عبدالرشید غالب بھی والد صاحب کے ساتھ ساری رات شامل رہے تھے۔

بھائی حمید مرحوم نیک، صالح، دعا گو اور مستجاب الدعوات بزرگ انسان تھے۔بڑے بااصول نفاست پسند خوددار سلسلہ کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے۔سچی خوابیں دیکھنے والے۔ بھابھی جان کی ترقی کے سلسلہ میں آپ نے دفتر رشتہ ناطہ میں بیٹھے ہوئے ایک خواب دیکھا (اس وقت بھابھی جان محکمہ کے سیکرٹری کے دفتر کے برآمدہ میں دیگر ساتھی پروفیسرز کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں) اور بھابھی جان اسی وقت اس خواب کو پورا ہوتے دیکھ رہی تھیں۔

بھائی حمید صاحب کو ڈرگ روڈ کے قیام کے زمانہ 71-1970ء میں باقاعدہ طور پر رضا کار شہری دفاع کی حیثیت سے رضا کارانہ خدمت بجا لانے کی بھی توفیق ملی۔آپ تنظیم کے آفس انچارج تھے۔

بھائی مرحوم کی وفات پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری سب سے چھوٹی ہمشیرہ وسیمہ کے نام تعزیتی خط تحریر فرمایا۔

دعوت الی اللہ اور مہمان نوازی بھائی جان کے دو خصوصی اوصاف حمیدہ تھے۔ بے شمار سعید روحیں ان کے زیر دعوت رہیں۔اسی طرح سے اپنے ہاں آنے والے کسی مہمان کو بغیر مہمان نوازی کے خالی واپس نہیں جانے دیتے تھے اور بڑے اہتمام سے دونوں میاں بیوی اپنے مہمانوں کی تواضع کرتے اور اس میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔

اپنے گھر کی ایک چھوٹی بالکنی میں دانہ دنکا کھانے پینے کی اشیاء بکثرت بکھیرے رکھتے۔ جہاں سارا دن بڑے چھوٹے پرندے چُگنے آیا کرتے تھے اور وہ ان کو اپنے اس دسترخوان پر جمع دیکھ کر بہت لطف اندوز ہوتے۔ بلیوں کے لئے الگ کھانا رکھا جاتا تھا اور کہا کرتے تھے کہ یہ سب بھی ہمارے روزانہ کے مہمان ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ہر آن ان کے درجات بڑھاتا رہے اور ان کی بیوہ اور دیگر پسماندگان کا ہمیشہ حامی و ناصر رہے۔

مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ۔قومی اخبارات میں دو احمدی مشاہیر کا تذکرہ

روزنامہ ایکسپریس (فیصل آباد) مورخہ 16 مارچ 2013ء کی اشاعت میں صحافی شیر محمد چشتی کا مضمون ''پاکستان اور اقلیتیں'' شامل ہے۔اس مضمون میں دو احمدی سپوتوں کا ذکر کرتے ہوئے صاحب مضمون لکھتے ہیں:۔

''پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان ایک قادیانی ہی تھے،وہ کئی سال تک وزارت خارجہ کے کرتا دھرتا رہے۔اس ملک کی خارجہ پالیسیوں کی تشکیل میں ان کا بڑا ہاتھ ہے جو کہ قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ایک محبّ وطن قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے نوبیل پرائز جیت کر پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔''

(روزنامہ ایکسپریس مورخہ 16 مارچ 2013ء)

''گلدستہ''

مندرجہ بالا عنوان کے تحت تاریخی اور تحقیقی موضوعات پر لکھنے والے سکندر خان بلوچ کے تین کالمی مضمون میں سے تین اہم اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:۔

(از نوائے وقت مورخہ 20.03.2013)

''1947ء میں جب مسلمان متحد ہوئے تو انگریزوں اور ہندوؤں کی مشترکہ طاقت کے منہ سے پاکستان چھین لیا لیکن آج بدقسمتی سے ہم اس قدر انتشار کا شکار ہیں کہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کو بھی تیار نہیں بلکہ ایک دوسرے کا خون بہا کر ہمارے دلوں کو سکون ملتا ہے۔کہنے کو ہم سب مسلمان ہیں ایک خدا ایک قرآن اور آخری نبی کے ماننے والے ہیں۔مذہب کا منبع بھی ایک ہی ہے پھر تفرقے کیسے۔نفرتیں کیوں؟ ہمارے نبی کا تو فرمان ہے کہ تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اور جب جسم کے کسی بھی حصے میں تکلیف ہو تو اس کا درد سارے جسم میں محسوس ہوتا ہے۔''

لیکن سب سے تکلیف دہ بات عدم برداشت کا کلچر ہے جو یقیناً تباہی کا راستہ ہے۔دنیا کے دوسرے مذاہب غیر مذہب لوگوں کو پیار محبت سے اپنے دین کی طرف راغب کرتے ہیں۔ہم دنیا کی واحد قوم ہیں جو مختلف فرقوں کے لوگوں کو فرقے کے نام پر اپنے سے علیحدہ کرتے ہیں۔اپنے علاوہ سب کو کافر قرار دیتے ہیں اور پھر ان کے گلے کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔جس انداز میں ہم ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اس سے تو ایسے نظر آتا ہے کہ آج ہم دنیا کی ''وحشی'' اور اسلام کی رو سے ''نافرمان قوم'' بن چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

............''پاکستان کی جدوجہد آزادی میں ہر خطے اور ہر فرقے کے لوگ موجود تھے جنہیں مذہب یا فرقوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔بس وہ سب مسلمان تھے یہی ان کی سب سے بڑی شناخت تھی۔ بھارت سے اجڑے اور تباہ و حال مہاجرین کو پاکستان تک بحفاظت لانے میں تمام پاکستانی فوج نے کردار ادا کیا لیکن سب سے زیادہ سعادت بلوچ رجمنٹ کو نصیب ہوئی جن کا نام سن کر ہی سکھ چھپ جاتے تھے۔ان کا تعلق پاکستان کے تمام صوبوں سے تھا۔اقوام متحدہ میں پاکستان کا مقدمہ مؤثر انداز میں لڑنے والا پہلا پاکستانی شخص اور بین الاقوامی کورٹ آف جسٹس کا جج بننے والا پاکستانی بھی سر ظفر اللہ خان احمدی تھا۔پاکستان کے پہلے دو نشان حیدر حاصل کرنے والے دونوں پنجابی تھے اور وہ تھے کیپٹن محمد سرور شہید اور میجر محمد طفیل شہید جبکہ اب تک آخری دو نشان حیدر حاصل کرنے والوں میں ایک پٹھان کیپٹن کرنل شیر خان اور دوسرا لالک جان تھا۔پہلے کا تعلق صوبہ خیبر پختونخواہ اور دوسرے کا گلگت بلتستان سے تھا۔''

''پاکستان کا واحد نوبیل انعام یافتہ سائنسدان مرحوم ڈاکٹر عبدالسلام تھا اور احمدی تھا اور اس کا تعلق پنجاب سے تھا۔وہ کرکٹر جس نے بھارت میں بھارت کو ہرایا وہ ہندو تھا۔دانش کنیریا نے بنگلور میں مارچ 2005ء میں پانچ وکٹیں لے کر بھارتی ٹیم تہس نہس کر ڈالی۔اس کا تعلق سندھ سے ہے۔عظیم پاکستانی پائلٹ جس نے 1967ء کی جنگ میں اردن کی طرف سے لڑ کر چار اسرائیلی فائٹر جہاز مار گرائے وہ بنگالی پائلٹ سیف الاعظم تھا جس کا تعلق مشرقی پاکستان سے تھا..........سب سے بڑھ کر جس شخص نے انسانی خدمت میں پاکستان کا نام بلند کیا وہ میمن مسلمان عبدالستار ایدھی ہیں جن کا تعلق سندھ سے ہے۔یاد رہے کہ یہ سب کامیابیاں کسی ایک صوبے کے لوگوں یا کسی ایک خاص فرقے یا گروہ نے حاصل نہیں کیں لیکن بلکہ سب نے مل کر حاصل کیں..........ضرورت اس بات کی ہے کہ سب پھول مل کر پاکستان کے گلدستے کی خوبصورتی اور خوشبو میں مزید نکھار پیدا کریں۔''

(اقتباسات از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 20 مارچ 2013ء۔ادارتی صفحہ)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

۞ محترم ڈاکٹر مطیع اللہ درد صاحب نائب صدر جماعت بکسلے و گرینج لندن یو کے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے پوتے مکرم رضوان کرشن درد صاحب کو نارتھ کیرولینا سٹیٹ یونیورسٹی کی طرف سے ''پارک سکالرشپ'' کا چار سال کے لئے حقدار قرار دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ تمام امریکہ میں سے ہر سال صرف پچاس طلباء کا اس سکالرشپ کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے۔ مکرم رضوان کرشن درد صاحب پہلے احمدی ہیں جن کو یہ اعزاز ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور اس طرح کی مزید کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

کامیابی

۞ مکرم عبدالمجید زاہد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

''چارٹرڈ انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اکاؤنٹنگ'' کا کامپٹیشن کراچی میں ہوا۔ جس میں صوبہ سندھ سے 30 سکولوں کی 56 ٹیموں نے حصہ لیا۔ اعزاز شمیم ولد مکرم شمیم احمد صاحب شمیم سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع عمرکوٹ کی ٹیم نے راشدہ آباد پبلک سکول کی نمائندگی کی اور سندھ میں تیسری پوزیشن حاصل کی عزیزم اولیول کا طالب علم ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم منور احمد صابر صاحب انکم ٹیکس ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مبرور احمد صاحب کو پچھلے ہفتہ لندن میں دل کا شدید درد ہوا۔ وہاں کے مقامی ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ انجیوگرافی بھی ہوئی۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب وحدت کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے ابا جان مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت کو دل کا اٹیک ہوا ہے۔ اتفاق ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ وہاں سی سی یو میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

۞ مکرم محمد عبداللہ وڑائچ صاحب ٹیچر ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی حانیہ واقفہ نو نے تقریباً 7 سال اور 6 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ آمین کی تقریب مورخہ 5-اپریل 2013ء کو میرے گھر نصیر آباد رحمٰن میں منعقد ہوئی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم علی احمد سندھو صاحب کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین کے موقع پر محترمہ استانی جی رشیدہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد ملتانی صاحب نے قرآن کریم سنا اور صدر لجنہ اماء اللہ نصیر آباد رحمٰن نے دعا کروائی۔ عزیزہ حضرت چوہدری حاکم علی صاحب پنیار اور حضرت میاں احمد دین زرگر صاحب رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کے فضائل اور تعلیم پر احسن طریق سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نگران تعمیرات وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8-اپریل 2012ء کو خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم محمود فاتح احسن صاحب اور بہو مکرمہ مریم صدیقہ طاہرہ صاحبہ سویڈن کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے نعمانہ احسن نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ حضرت میاں فضل الرحمٰن بسمل بھیروی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ابن حضرت الحاج میاں عبدالرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ ابن حضرت میاں اللہ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت سردار ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) یکے از 313 رفقاء مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اکرم خالد صاحب (ماہر زراعت) دارالصدر غربی قمر ربوہ کی نواسی اور مکرم محمد طفیل صاحب ننگلی مرحوم اور مکرم سلطان احمد صاحب سندھ کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت وعافیت دے نیز نومولودہ کو بااقبال و بامراد، والدین کیلئے قرۃ العین اور اپنے بزرگوں کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب آف ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی 26 فروری 2013ء کو رات 11 بجے اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ والدہ محترمہ کی نماز جنازہ 28 فروری کو صبح 8:15- احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ بعد ازاں دوپہر کو ڈسکہ میں نماز جنازہ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ڈسکہ میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ میری پیاری والدہ نہایت صابر و شاکر اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں نیز چندہ کے معاملہ میں بہت ہی حساس تھیں۔ ہمیشہ سب سے پہلے وعدہ لکھواتیں اور چندہ کی ادائیگی کرتیں اور والد صاحب کو بھی بار بار چندہ کی یاددہانی کراتی رہتیں۔ اگر وہ کہتے کہ صبح ادا کر دوں گا تو کہتیں کہ ابھی ادا کر کے آئیں۔ اسی طرح خلافت سے بے پناہ پیار کرتی تھیں۔ میں چھوٹا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم نے مکان کی تعمیر شروع کی تو والد صاحب سے کہنے لگیں کہ پہلے حضور کو دعا کا خط لکھیں۔ والد صاحب نے غالباً کچھ سستی کی تو آپ نے مستریوں کو روک دیا اور والد صاحب کو کہا کہ آپ پہلے خط بھجوائیں پھر میں یہ کام شروع کرنے دوں گی کیونکہ تمام برکات خلیفہ وقت کی دعا سے حاصل ہوتی ہیں اور ان دنوں ہم پر کچھ مالی مشکلات تھیں کیونکہ بھائی میڈیکل میں پڑھ رہے تھے اور باقی سب بہن بھائیوں کے تعلیمی اخراجات بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں ہم نے سوچا تھا کہ ایک یا دو کمرے تعمیر کریں گے وہاں ایک پورا بڑا گھر تعمیر کر لیا۔ یہ محض خلیفہ وقت کی دعاؤں کا نتیجہ تھا اور ہمیشہ اس بات کا ذکر بھی کیا کرتی تھیں کہ جو کچھ ملا ہے خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل ملا ہے۔ میرے جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے دوران اور بعد میں بھی ہمیشہ میرا خیال رکھا اور اس بات پر بہت خوشی کا اظہار فرماتی تھیں کہ میرا بیٹا خلیفہ وقت کی فوج کا سپاہی ہے۔ کاش میرے سارے بچے جماعت کی خدمت میں لگ جائیں۔ صدقہ و خیرات کثرت سے کیا کرتی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد پتہ چلا کہ پڑوس میں رہنے والی ایک غیر از جماعت لڑکی کی شادی کے انتظامات کے لئے رقم دی اور کہا کہ شاید میں بیماری کی وجہ سے شامل نہ ہوسکوں تم لوگ یہ رکھ لو۔ گذشتہ تین سال سے خاکسار کے پاس ہی مقیم تھیں کیونکہ طاہر ہارٹ میں ان کا علاج ہو رہا تھا۔ آخری ایام میں گردوں کی تکلیف کی وجہ سے ڈائیلیسز پر تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے سات بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے فضل سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ خاکسار ان تمام احباب کا بھی شکر گذار ہے جو مجھے حوصلہ دینے میرے گھر ڈسکہ اور ربوہ تشریف لائے۔

درخواست دعا

۞ مکرمہ کوثر سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب ڈی ایچ اے لاہور تحریر کرتی ہیں کہ میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرمہ جمیلہ رانا صاحبہ لاہور تحریر کرتی ہیں کہ میرے بھائی مکرم مرزا محمد حمید بیگ صاحب آف پتوکی کی اہلیہ محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ پچھلے دنوں گر جانے کی وجہ سے بازو کا فریکچر ہوا تھا۔ ان کا رشید ہسپتال لاہور میں بازو کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم نصیب احمد صاحب صدر محلہ دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری والدہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم علی صاحب مختصر علالت کے بعد 31 مارچ 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بعمر 72 سال اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ یکم اپریل کو بعد نماز فجر محلہ دارالنصر وسطی ربوہ میں مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت نیک، پارسا، خلافت کی مطیع وفرمانبردار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ نے تقریباً 25 سال قبل نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے پسماندگان میں خاوند، تین بیٹے خاکسار، مکرم محمود احمد صاحب دارالنصر شرقی نور اور مکرم طاہر احمد صاحب آف بیلجیئم اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پیاری والدہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 11 اپریل

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:43
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:36

نعمانی سیرپ

تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ PH:047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

مکان برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے

رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن

فون: 0044-7917275766

(ڈیلر حضرات سے معذرت)

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس

ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت

نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

عزیز اللہ سیال

047-6214971
0301-7967126

FR-10

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس ریلوے روڈ

نان سٹک، سٹین لیس سٹیل، سلور سٹیل، ڈنر سیٹ، برامکس سیٹ، شیشہ سیٹ، پلاسٹک آئٹمز اور کچن الیکٹرونکس کی مکمل ورائٹی نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔

برائے رابطہ: 0323-9070236

ضرورت برائے مکان

5 مرلہ واقع محلّہ دارالبرکات، دارالرحمت شرقی الف

رابطہ: 0346-6010905

پراپرٹی ڈیلر حضرات سے معذرت

BETA PIPES ®

042-5880151-5757238

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 اپریل 2013ء

2:50 am	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ 29 جون 2007ء
6:20 am	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
7:20 am	فقہی مسائل
12:00 pm	دورہ حضور انور مغربی افریقہ
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ 5 اپریل 2013ء
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:20 pm	دورہ حضور انور حضور انور ایدہ اللہ